حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز

تحریر: مولانا محمد قاسم رضوی، جامعہ حبیبیہ رضویہ فضل العلوم، جہانیاں منڈی

عالم دین تو ہزاروں ہوتے ہیں، شیخ طریقت کا لقب بھی بہت سی شخصیات کے نام کی زینت بنتا ہے، واعظین وخطباء کی بھی ہر دور میں کثرت ہوتی ہے مگر نہ جانے اس عالم ربانی کی نگاہ میں کیا تاثیر تھی۔ اس کی آواز میں کیا سحر تھا۔ اس کی شخصیت میں کیا کشش تھی کہ کالج کے ایک سٹوڈنٹ پر اس نے ایک نگاہ ڈالی تو اس اسٹوڈنٹ کو نظر لگ گئی اور ایسی نظر لگی کہ اس کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ وہ اسی کا ہو کر رہ گیا۔ اس عالم ربانی کا فیضان نظر ہی ہے کہ وہ سٹوڈنٹ اب تاریخ میں ''محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد'' کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

یہ عالم ربانی کون تھے۔ زمانہ ان کو حجۃ الاسلام، شہزادہ اعلی حضرت الشاہ محمد حامد رضا خاں صاحب بریلوی کے نام سے جانتا ہے۔

ربیع الاول ۱۲۹۲ھ بمطابق ۱۸۷۵ء میں بریلی شریف کے محلہ سوداگران میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کا نام محمد ہے جو تاریخی نام بھی ہے۔ عرف حامد رضا ہے۔ حجۃ الاسلام اور امام الاولیاء کے القاب آپ کی شخصیت جلیلہ کی حسین عکاسی کرتے ہیں۔

آپ نے اپنے والد گرامی قدر سے علوم وفنون کی تکمیل کی اور انیس برس کی عمر میں دستار فضیلت سے مشرف ہو کر عربی زبان وادب اور معقول و منقول میں مہارت تامہ حاصل کر کے مرجع العلماء قرار پائے۔

حجاز مقدس کے وزیر دفاع سید حسین دباغ اور ترکی کے سید محمد مالکی نے آپ سے گفتگو کے بعد فرمایا کہ ہندوستان میں ان جیسا نفیس وسلیس عربی بولنے والا کوئی اور نظر نہیں آیا۔

دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں عرصہ دراز تک درس حدیث وتفسیر سے طلباء کو فیض[illegible]اب کیا۔ آپ کا درس بیضاوی، شرح عقائد نسفی، شرح چغمینی بڑا مشہور ہوا۔ سبق کی ایسی تقریر فرماتے کہ مشکل سے مشکل مطالب طلباء کے ذہن میں اترتے چلے جاتے۔ پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل حل کرنے کا ملکہ تو آپ کو والد گرامی سے ہی وراثت میں ملا تھا۔

نور العارفین سیدنا ابو الحسین نوری قدس سرہ العزیز نے آپ کو بیعت وخلافت سے مشرف فرمایا ور والد گرامی نے بھی جمیع سلاسل کی خلافت واجازت سے نوازا۔ فاضل بریلوی کو اپنے اس فرزند ارجمند سے بڑی محبت تھی اور ان پر ناز تھا۔ ناز کیوں نہ ہو، ایسے نادر روزگار شہزادے ہر کسی کی قسمت نہیں ہوا کرتے۔ آپ ہر لحاظ سے والد گرامی کے وارث وامین ثابت ہوئے۔ ہر تحریک اور ہر مرحلے پر فاضل بریلوی کے معاون ومددگار، ہمدم وہمراز اور وکیل و دست راست بنے رہے۔ ایک موقعہ پر اپنی جگہ ایک جلسہ میں حجۃ الاسلام کو روانہ فرماتے ہوئے فاضل بریلوی نے ساتھ ہی یہ مکتوب بھی تحریر کر کے دیا۔ ''اگرچہ میں اپنی مصروفیت کی بنا پر حاضری سے معذور ہوں مگر حامد رضا کو بھیج رہا ہوں یہ میرے قائم مقام ہیں۔ ان کو حامد رضا نہیں، احمد رضا ہی کہا جائے۔'' اسی حقیقت کو ایک مقام پر فاضل بریلوی نے یوں بیان فرمایا ہے۔

اَنَا مِنْ حَامِدٍ رَضَا مِنّی کے جلووں سے
بِحَمْدِ اللہ رضا حامد ہیں اور حامد رضا تم ہو

آپ کے دل میں ملت اسلامیہ کے لیے بے پناہ درد تھا۔ برصغیر میں مسلمانوں کے مذہبی، سیاسی، معاشرتی، معاشی اور عمرانی حقوق کے تحفظ کی خاطر اٹھنے والی تحریکوں میں آپ کا نمایاں کردار ہے۔ تحریک خلافت و تحریک ترک موالات کے دوران آپ کا جو موقف رہا بالآخر سب پر اس کی صداقت واضح ہوگئی۔ ۱۹۲۷ء میں آپ آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے۔ تحریک پاکستان کے لیے آل انڈیا سنی کانفرنس کی مساعی روز روشن کی طرح واضح ہیں۔

آپ نے تحریری میدان میں یادگار تصانیف چھوڑیں۔ الصارم الربانی علی اسراف القادیانی، سد الفرار، حاشیہ رسالہ ملا جلال وغیرہ تصانیف آپ کے علمی کمال کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو علمی جاہ و جلال کے ساتھ ساتھ حسن صورت اور حسن سیرت سے بھی نوازا بہت سے غیر مسلم آپ کی زیارت کر کے ہی مشرف باسلام ہوگئے۔ آپ صرف ظاہری عالم نہ تھے بلکہ ولی کامل بھی تھے آپ سے بہت سی کرامات کا ظہور اس کا بین ثبوت ہے۔ ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ بمطابق ۲۴ مئی ۱۹۴۳ء پونے گیارہ بجے شب عین حالت تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہتے ہوئے آپ کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ نے وصال سے قبل ہی اس کیفیت کا بیان اپنے اشعار میں یوں فرمایا تھا۔

حضور روضہ ہوا جو حاضر تو اپنی سج دھج یہ ہوگی حامد
خمیدہ سر بند آنکھ لب پر میرے درود و سلام ہوگا

آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے تلمیذ رشید سیدی محدث اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ میں فرائض امامت سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے آمین۔

بقیہ: بزم سواد اعظم

☆...... قاری فیاض احمد نقشبندی صاحب چک 126 ر ب تحصیل جمرہ سے اظہار تاثرات فرماتے ہیں:

⊙...... مجلہ ''فکر سواد اعظم'' پڑھا۔ مضامین حسین فنکاری کا نمونہ تھے۔ فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کا نایاب حاشیہ بھی اہم مضمون تھا۔ شمارے کی خوبیوں کو اپنے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ کلام رضا کو بھی اگر مجلہ کے صفحات کی زینت بنایا جائے تو کیا ہی بات ہے۔ اس حسین مجلہ کے اجراء پر آپ کو بہت بہت مبارکباد۔ میں خود سالانہ ممبر بننے کے ساتھ احباب کو بھی ترغیب دلاؤں گا۔

⊙...... پسندیدگی کا شکریہ! آپ کی تجویز ہمارے دل کی آواز ہے۔

☆...... مولانا محمد شفقت علی قادری عطاری خطیب جامع مسجد الفاروقی سلوتریا نوالہ ہرسہ شیخ سے اظہار تاثرات فرماتے ہیں:

مجھے ایک عزیز کی وساطت سے ایک رسالہ ملا جس کا نام ''فکر سواد اعظم'' ہے۔ رسالہ کیا ہے! عاشقان مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایک سکون بخش، انمول تحفہ ہے۔ شمارہ 4 کا مطالعہ کیا۔ بے حد مسرت ہوئی۔ اس سرور بخش رسالہ کی تعریف کے لئے بندہ اپنے پاس الفاظ نہیں پاتا۔ فقیر اس رسالے کی اشاعت پر مفتی ابو الحسنین رضوی صاحب مدظلہ اور تمام اہل محبت کو صدہا مبارکباد پیش کرتا ہے۔

⊙...... خیر مبارک! آپ کی محبتیں ہمارے لئے عظیم سرمایہ ہیں۔